Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۸/۴۳ | اتوار ۶ محرم الحرام ۱۴۱۴ھ، ۲۷ احسان ۱۳۷۲ ہش، ۲۷ جون ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۴۴

عباد اللہ بننے کیلئے تکبّر سے بچو

عباد اللہ بننے کے لئے یہ شرط بتائی گئی کہ تکبّر سے باز آجاؤ۔ اپنی انانیت سے توبہ کر لو۔ اس کے بغیر تم کہو گے تو یہی کہ اے خدا! تو نے ہمیں اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے ہم تیرے ہاتھوں کے نمائندہ ہیں مگر یہ ایک جھوٹی اور دھتکاری ہوئی بات ہوگی۔ متکبّر انسان کا اور اپنے آپ کو بلند سمجھنے والوں کا خدا سے کوئی تعلق نہیں ہوا کرتا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"پس ہمیشہ دیکھنا چاہیئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہاتِ دُنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود کفیل ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ فرمایا (۔) (الطلاق ۳، ۴) جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے۔ اور اس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم و گمان میں نہ ہوں یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ مثلاً ایک دکاندار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغ گوئی کے سوا اس کا کام ہی نہیں چل سکتا۔ اس لئے وہ دروغ گوئی سے باز نہیں آتا اور جھوٹ بولنے کے لئے وہ مجبوری ظاہر کرتا ہے۔ لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا ہے۔ اور اُسے ایسے مواقع سے بچا لیتا ہے جو خلافِ حق پر مجبور کرنے والے ہوں۔ یاد رکھو جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا، تو خدا نے اُسے چھوڑ دیا۔ جب رحمان نے چھوڑ دیا، تو ضرور شیطان اپنا رِشتہ جوڑے گا۔"

(ملفوظاتِ جلد اوّل صـ ۸)

تقریب شادی

نائیجیریا سے آمدہ اطلاع کے مطابق:

ہمارے نائیجیرین احمدی بھائی مکرم عبدالرشید ثانی صاحب اگبولا شاہد مربی سلسلہ حال مقیم باؤچی سٹیٹ نائیجیریا کی شادی ۱۹، جون ۱۹۹۳ء کو اوُرو ORU شہر میں انجام پائی۔ اگلے دن ان کے آبائی شہر اجیڈے IJEDE میں دعوتِ ولیمہ منعقد ہوئی۔

مکرم عبدالرشید ثانی صاحب اگبولا تمام اہل ربوہ کو اور اہل جماعت کو محبت بھرا اسلام بھجواتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی شادی کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور اپنے بے حد فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر کرنا ضروری ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

"انعامات دو قسم کے ہوتے ہیں۔ جسمانی اور روحانی۔ جسمانی انعامات میں سے آنکھ کو لے لو۔ جو شخص کہ آنکھ سے کام نہ لے اور اسے استعمال میں نہ لاوے تو آنکھ ناکارہ ہو جاتی ہے اور تباہ ہو جاتی ہے پھر وہ کبھی کام نہیں دے سکتی۔ بعض ہندو لوگ ہاتھوں کو سکھا دیتے۔ ان سے کام نہیں لیتے اور ان کو یونہی کھڑا رکھتے ہیں تو وہ ہاتھ سوکھ کر نکمے ہو جاتے ہیں۔ غرض انسان جس عضو سے کام لیوے وہ ترقی کرتا ہے اور جسے بیکار چھوڑ دے وہ نکمّا ہو جاتا ہے۔ جس طرح انسان کے ظاہری اعضاء کے ساتھ معاملہ ہے ایسے ہی روحانی اعضاء کا معاملہ ہے۔ ہر ایک عضو کے دو کام ہوتے ہیں۔ روحانی اور جسمانی۔ اگر کوئی آدمی عقل سے کام نہ لے تو اس کی عقل ماری جاتی ہے۔ اور جو حافظہ سے کام نہ لے اس کا حافظہ نکمّا ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی جو شخص دانائی سے کام نہ لے تو اس کا بھی یہی حال ہوگا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص قرآن کریم کو نہ پڑھے اور اگر وہ قرآن کریم کی ایک آیت کو بھی غور سے نہ دیکھے اور اسے سمجھنے کی کوشش نہ کرے تو وہ روحانی معاملات کے سمجھنے سے قاصر رہتا ہے۔ ایسے لوگ جو قرآن کریم کے سمجھنے میں اپنے افکار سے کام نہ لیں اور اس کو سمجھنے کی کوشش نہ کریں تو ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر لگ جاتی ہے اور وہ کچھ سمجھ نہیں سکتے۔ اور جس طرح ظاہری اعضاء کو کام میں نہ لایا جائے تو وہ بیکار ہو جاتے ہیں۔ ایسے ہی ان کی دل کی آنکھوں پر پردے پڑ جاتے ہیں اور ان کے دل کی بینائی ماری جاتی ہے۔ اور بالکل ضائع ہو جاتی ہے۔ اور ان کے کانوں میں بوجھ پڑ جاتے ہیں۔ وہ کچھ نہیں سن سکتے۔ اور ان کو سزا دی جاتی ہے۔ اور انہیں سخت عذاب ہوگا۔ اور جو ایمان لے آتا ہے اور مانتے

باقی صـ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۷۔ احسان ۱۳۷۲ ہش ۲۷۔ جون ۱۹۹۳ء

منشیات کے خلاف مہم

اگر اس پیرائے میں بات کی جائے کہ کچھ لوگ صحت بیچتے ہیں۔ یعنی ایسی چیزیں بیچتے ہیں جن سے صحت برقرار رہتی ہے یا صحت حاصل کی جا سکتی ہے۔ اور کچھ لوگ بیماری بیچتے ہیں تو کیا بات فوری طور پر سمجھ میں آ سکتی ہے۔ پہلا حصّہ تو یقیناً سمجھ میں آ سکتا ہے۔ لیکن یہ کہ کوئی بیماری بیچ رہا ہو۔ صحت برباد کرنے والی اشیاء بیچ رہا ہو۔ یہ بات سمجھ نہیں آ سکتی۔ کم از کم فوری طور پر تو یہ بات سمجھ میں نہیں آ سکتی ہے لیکن اس کی وضاحت کی جائے اور اسے منشیات کے ساتھ منسلک کیا جائے تو بات سمجھ میں آ جاتی ہے اور اس کاروبار سے گھن آنے لگتی ہے۔ اور جو لوگ یہ کاروبار کرتے ہیں ان سے نفرت ہونے لگتی ہے۔ اور جن لوگوں کی صحت برباد کرنے کی قیمت وصول کی جاتی ہے ان کے ساتھ ہمدردی ہو جاتی ہے۔

کل ساری دنیا میں منشیات کی وباء کے خلاف دن منایا گیا۔ لوگوں کو بتایا گیا کہ منشیات ہے کیا۔ کون کون اس کاروبار میں ملوّث ہیں۔ کون لوگ ہیں جو اس سے متاثر ہیں۔ اس کے اثرات کیا مرتب ہوتے ہیں۔ فرد پر اور معاشرہ پر۔ یہ سب کچھ مختلف طریقوں سے سمجھانے کی کوشش کی گئی۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ ان باتوں کا اثر بہت کم ہوتا ہے۔ منشیات کا کاروبار کرنے والے اتنے مضبوط اعصاب کے لوگ ہیں۔ جسمانی اعصاب اور اقتصادی اعصاب۔ کہ وہ عام پروپیگنڈہ کی پرواہ ہی نہیں کرتے بلکہ اپنے کاروبار کو مزید تیز کرنے کے پروگرام بنا لیتے ہیں۔

یہ بھی کہا گیا کہ اس کا اصل علاج یہ نہیں کہ کاروبار کرنے والوں کو اس گھناؤنے کاروبار سے روکنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ یہ کوشش بیکار جاتی ہے۔ اصل علاج یہ ہے کہ ہر فرد اس کی طرف توجہ دے۔ اپنے گھر میں اپنے ماحول میں اپنے معاشرہ میں کسی کو منشیات کا عادی بننے سے روکئے۔ یہ بات زیادہ آسان ہے اور زیادہ مؤثر بھی۔ ہم سب کا فرض ہے کہ منشیات کے خلاف مہم میں حصّہ لیں۔

حالات بگڑتے نظر آئیں تو دعا کر
آفات کی چھا جائیں گھٹائیں تو دعا کر
فطرت کا تقاضا ہے فضا امن واماں کی
آلودہ جو ہو جائیں فضائیں تو دعا کر

ـــــ ابوالاقبال

گذر گلشن میں مانندِ صبا کر
گُلِ لالہ میں چشمِ غنچہ وا کر
کفِ خاکسترِ ہستی اٹھا کر
جہاں میں اِک جہانِ نَو بپا کر

مِرے پیکر کی خاکِ خام کیا ہے؟
مِرے آغاز کا انجام کیا ہے؟
تِری دنیا کی زینت مہر و مہتاب
تِری دنیا میں میرا کام کیا ہے؟

زمیں تا چرخ ہے آوازہ اُس کا
کہاں ہے عقل کو اندازہ اُس کا
میسّر ہو تو دل کو کھول کر دیکھ
کہ دل ہے اَن کھُلا دروازہ اُس کا

خدایا میری خاکِ خام لے لے
اسے بہرِ سبو و جام لے لے
مِری ہستی غبارِ رائیگاں ہے
مِری ہستی سے کوئی کام لے لے

سعید احمد اعجازؔ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

ڈان

۲۹ مئی ۱۹۹۳ء

ڈان کے ۲۹ مئی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں سلیم احمد لاہور سے خطوط کے کالم میں کہتے ہیں:۔

میں امریکہ میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے سلسلے میں دو سال قیام کرنے کے بعد حال ہی میں واپس آیا ہوں۔ میں نے وہاں امیر اور درمیانے طبقے کے معاشرے میں جو باتیں دیکھیں۔ ان میں ایک یہ تھی کہ دل کا مرض بہت زیادہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ امریکہ میں دل کے مرض کے اعداد و شمار خاصے پریشان کن ہیں۔ جب میں اس بات کی مزید گہرائی میں گیا تو مجھے معلوم ہوا کہ دل کے مرض کا یہاں سب سے بڑا باعث کلیسٹرول کا زیادہ ہونا ہے۔ اور کلیسٹرول کا زیادہ ہونا مرغن غذاؤں کی وجہ سے ہے اور اسی طرح سے سگریٹ نوشی اور ورزش کے فقدان سے ہے۔

میں نہیں جانتا کہ پاکستان میں اس سلسلے میں کوئی مطالعہ کیا جا رہا ہے یا نہیں تاکہ اس مسئلے کو شروع ہی میں ختم کیا جا سکے۔ مجھے کوئی ایسے اعداد و شمار نہیں ملے جن کا تعلق اس ملک میں دل کے مرض سے ہو۔ اور مجھے یقین ہے کہ متعلقہ افراد اس سلسلے میں ضرور کچھ نہ کچھ کر رہے ہوں گے اگر وہ اپنے مطالعہ کے نتائج عوام الناس تک پہنچائیں تو یقیناً یہ خدمت خلق ہوگی۔

ایک بات تو بہرحال یقینی ہے جس قسم کی زندگی ہم پاکستان میں بسر کر رہے ہیں خاص طور پہ شہری مراکز میں کلیسٹرول یقیناً خاصا زیادہ ہوگا۔ شائد پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن یا وزارت صحت اس بات کی طرف توجہ دے سکے اور اس سلسلے میں کچھ کر کے اس مسئلے کو آگے نہ بڑھنے دے۔ قبل اس کے کہ یہ ہمارے ہاتھوں سے نکل جائے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ پہلے ہی ہمارے ہاتھوں سے نکل چکا ہو۔

ڈان

۱۴ جون ۱۹۹۳ء

ڈان ۱۴ جون ۱۹۹۳ء کے شمارے میں پروفیسر ولیم ڈبلیو ٹی مینسر، فاطمہ جناح ڈینٹل کالج (کراچی) خطوط کے کالم میں کہتے ہیں:۔

میں سلیم احمد کے خط (مئی ۲۹) پر کچھ تبصرہ کرنا چاہوں گا۔ اگرچہ اس میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ بہت حد تک وہی بات ہے جو میں نے اپنے ۲۱ جنوری ۱۹۹۲ء کے خط میں لکھی تھی۔ جس کا عنوان "ہارٹ رسک فیکٹر" (دل کے خطرے کے عوامل) تھا اور جو اسی موضوع پر لکھا گیا تھا۔ مسٹر احمد بالکل درست کہتے ہیں کہ یہاں یعنی ہمارے ملک میں اور مغرب میں دل کی زیادہ تر بیماری زیادہ کلسٹرول کے ساتھ وابستہ ہے اور کلسٹرول کی زیادتی خوراک کے ساتھ تعلق رکھتی ہے یا ورزش کی کمی کے ساتھ اور اسی طرح اس کے بعض دوسرے عوامل بھی ہیں۔ اس کے متعلق یہاں تحقیقات کی گئی ہے اور ابھی کی جا رہی ہے لیکن اس تحقیقات کے سرعت کے ساتھ آگے نہ بڑھنے کی وجہ فنڈز کی کمی ہے۔ ۱۹۷۷ء میں ڈاکٹر افتخار، غلام اور محسن نے ملتان میں یہ معلوم کیا اور اسی طرح کراچی میں بھی کہ دل کی بیماریاں تیس اور چالیس سال کی عمر کے گروپ میں زیادہ پائی جاتی ہیں۔ اور ہم یہ جانتے ہیں کہ بعض تبدیلیاں تیسری دہائی کے شروع ہونے سے پہلے زندگی میں وقوع پذیر ہو جاتی ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ وہ بچپن میں ہی شروع ہو جاتی ہیں۔ چکنائی کی پلیکس (PLAQUES) عام طور پر پاکستان میں نوجوانوں کی رگوں میں پائی جاتی ہیں۔ ڈبلیو۔ ایچ۔ او (عالمی تنظیم صحت) کے ایک بہت بڑے ماہر نے بتایا ہے کہ خون میں کلیسٹرول کی زیادہ سے زیادہ مقدار انیس سال کی عمر میں ۱۸۰ ایم۔ جی۔ ڈی ایل ہونی چاہیئے اور بیس سال کی عمر کے بعد اسے ۲۰۰ ہونا چاہیئے۔

جب میں آغا خان یونیورسٹی (اے کے۔ یو) میں تھا تو میں اور میرے ساتھیوں نے کلسٹرول لیول کا ایک سروے کیا تھا اور اس کے نتائج جرنل آف ٹراپیکل میڈیسن اور ہائیجین نے ۱۹۹۰ء میں شائع کئے تھے۔ اس سروے میں ۲۴۵ لڑکیوں اور لڑکوں کے متعلق معلومات حاصل کی گئی تھیں۔ اور یہ لڑکے اور لڑکیاں کراچی کے دو گرامر سکولوں سے تعلق رکھتی تھیں۔ ۱۱۰ (۴۵ فی صدی) کا کلسٹرول لیول اس حد سے زیادہ تھا۔ جتنا کہ زیادہ سے زیادہ ہونا چاہیئے ان میں ۶۵ فی صد ۹ سے ۱۰ سال کے بچے بھی شامل تھے۔ اس سروے سے بہت سی خطرناک علامات بھی سامنے آئیں ۹ سالہ بچے جن کا لیول ۲۵۰ ایم۔ جی/ڈی ایل سے زیادہ تھا۔ ۱۹ سالہ لڑکیوں کا ۳۰۰ تک تھا۔ اور ایک ۱۸ ماہ کے بچے کا ۱۸۰ لیول تھا۔

یہ لوگ جن کو سروے میں شامل کیا گیا ہے ان لوگوں میں ATOROSC-LERO TIC اٹورشلیروٹک تبدیلیاں واقع ہوتی رہیں گی۔ جو ان کو آخرکار دل کی

باقی صفحہ ۶ پر

Heart disease

I WOULD like to comment on the letter from Mr Saleem Ahmed (May 29) even though much of the content is that which I put into my letter of Jan 21 (*Dawn*, "Heart risk factors") concerning a similar topic.

As Mr Ahmed quite rightly points out, the high incidence of heart disease, both here and in the West, is related to the high incidence of raised levels of cholesterol in blood serum which in turn is often related to diet, lack of exercise and other factors. Research work has been done here and is still being carried out but is severely hampered by lack of funds and facilities.

As long ago as 1977, Drs. Iftekhar, Ghulam, and Mohammed found that in Multan and Karachi the incidence of heart disease in 30 — 40 age group was high and we know that atherosclerotic changes start before the third decade of life and indeed often start in childhood. Fatty plaques are often found in the arteries of the young in Pakistan. According to a WHO expert committee, the desirable maximum blood serum cholesterol level up to 19 years of age is 180 mg/dl and above 20 years of age, 200 mg/dl.

when I was at the Aga Khan University (AKU), myself and colleagues carried out a survey of serum cholesterol levels, the results being subsequently published in the Journal of Tropical Medicine and Hygien in 1990. Of 243 girls and boys at two of the grammar achools in Karachi, 110 (45%) had serum cholesterol levels above the desirable maximum, including 65% of 9 — 10 years olds! There were many alarming individual cases: 9 years olds with levels above 250 mg/dl, 19 years olds with levels of up to 300 mg/dl and even an 18 months old baby with 180 mg/dl. Most of these subjects will be undergoing atorosclerotic changes which will ultimately lead to heart disease in many cases.

Evidence presented at the recent Dow Medical College Symposium by Drs. Islam, Jabbar and Akhter of AKU was that over 60% of healthy adults had undesirably high serum cholesterol levels and about 26% had abnormal levels of high density lipoprotein, another risk factor. Although they found that about 10% had cholesterol levels above the dangerously high level of 240 mg/dl, we found that about 25% were above this level. According to colleagues, this pattern is reflected among Pakistanis living as far away as U.K. or Singapore.

We held advisory clinices in 1988/89 for many of the parents of the above children concerning the advisability of diets low in saturated fats and exercise. In practically all cases, improvement in serum cholesterol levels was achieved together with normalisation of blood lipoprotin levels. The situation can thus easily be remedied by exercise and the omission of the killers ghee etc. from the diet. This is particularly important where a close relative has suffered from a heart attack as the risk factors are multiplied considerably.

The use of highly leaded petrol in motor vehicles in Pakistan is undoubtedly another contributory factor towards heart disease. Inspired lead particles may result in high blood lead levels which result in a wide range of nourological problems and increases in blood pressure. A survey which my colleagues and I carried out in Karachi a few years ago showed that mean blood lead levels of 33.2 ug/dl occurred in adult controls living in "good" areas, 38.0 among grammar school children, upto 45.9 among psychiatric patients and upto 46.6 ug/dl among traffic police on duty in areas highly polluted by traffic fumes. Of note is that levels of upto 20 ug/dl only are acceptable by EEC standards. The lead content of petrol is upto three times that used internationally and still results in premium and high octane grades of petrol which are those in name only. From these results, Karachi was condemned in a recent WHO/UNEP report (1992) as being the most highly polluted of the 20 megacities (those with over 10 million inhabitants) of the world. The introduction of lead-free petrol in the USA saved an estimated 7,000 strokes, 5,000 heart attacks and 2,500 predicted deaths per year by lowering the mean blood lead levels from 17 to 10 ug/dl. The arguments of the government and of the oil refinaries against the introduction of lead-free petrol owing to cost are totally fatuous and without justification. If we lowered the mean levels from 33 to 10 ug/dl what would be the saving in health care?!!!

Other less publicised but scientifically well known heart risk factors are body deficiencies of the trace elements, copper, magnesium, selenium and chromium. Nothing is known of these factors here, but Prof. Atta-ur-Rahman, Director, HEJ Institute of Chemistry has received funds to establish projects concerning the effects of environmental pollution on health and collaborative studies with him in the cardiovascular field are projected. Professors Sultan Farooqi (JPMC), Azhar Farooqi (NICVD) and Samad Shera, the renowned diabetologist, have all expressed great interest. Also, a natural product-based formulation developed by Prof. Atta-ur-Rahman will soon be manufactured in industry as a cholesterol-lowering and thrombolytic agent.

Just as water is the best preventer of renal stones (Prof. Jamsheer Talati of AKU), I can say as one who ironically suffered a massive heart attack myself recently, the best preventer is a daily 8 km brisk walk and the avoidance of saturated fatty acids in the diet.

PROF. WILLIAM W.T. MANSER
Fatima Jinnah Dental College
Karachi

DAWN MONDAY, JUNE 14, 1993

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالستار خان

وفاقی بجٹ ۹۴۔۱۹۹۳ء

مالی سال ۹۴-۱۹۹۳ء کے لئے نیا وفاقی بجٹ ۱۲ جون کو وفاقی وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے پیش کر دیا ہے جس کے چند اہم نکات درج ذیل ہیں۔

مجموعی بجٹ:۔ ۳ کھرب ۳۲ ارب اور ۵۲ کروڑ روپے۔

مجموعی وسائل کا تخمینہ:۔ ۲ کھرب ۳۸ ارب اور ۱۰ لاکھ روپے۔

محاصل سے آمدنی کا تخمینہ:۔ ۱ کھرب ۹۵ ارب ۱۳ کروڑ ۶۵ لاکھ روپے

سرمایہ جاتی وصولیوں کا اندازہ:۔ ۳۹ ارب ۸۷ کروڑ ۳۵ لاکھ روپے۔

صوبوں کے لئے مختص رقوم:۔ ۱۷ ارب سے زائد۔

سرکاری شعبہ سے ترقیاتی پروگرام کے لئے:۔ ۴۷ ارب ۷۵ کروڑ ۴۷ لاکھ۔

دفاعی اخراجات:۔ ۸۹ ارب ۱۰ کروڑ ۴۳ لاکھ

خسارہ:۔ قریباً ۹۵ ارب جس کو غیر ملکی امداد اور بعض ٹیکسوں میں ردوبدل کر کے پورا کیا جائے گا۔

بجٹ میں کوئی بڑا ٹیکس عائد نہیں کیا گیا۔ تاہم تیل کی مصنوعات کی قیمت دس فیصد بڑھا کر اسے ڈالر کے ساتھ منسلک کر دیا گیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہو سکتا ہے کہ تیل کی قیمت ہر تین ماہ بعد بڑھ جائے۔ سیلز ٹیکس ساڑھے بارہ فیصد سے بڑھا کر پندرہ فیصد کر دیا گیا ہے سیمنٹ پر ۵۰۔۱۰ روپے ٹن ڈیوٹی عائد کی گئی ہے۔ بیرون ملک جانیوالے پاکستانیوں کے لئے زرمبادلہ کے حصول پر ۵ فیصد ٹیکس عائد کیا گیا ہے۔ تاہم اس کا اطلاق حج عمرہ اور سرکاری دوروں پر جانیوالے کے لئے نہیں ہوگا۔ شادی ہال اور لان پر ہونیوالی تقریبات پر دس فیصد ڈیوٹی عائد کی گئی ہے۔

وفاقی بجٹ میں جن ٹیکسوں میں کمی کی گئی ہے ان میں سب سے نمایاں ٹیلی فون پر ایکسائز ڈیوٹی میں کمی ہے۔ جو ۶۰ فیصد سے کم کر کے ۳۵ فیصد کی گئی ہے۔ لوکل کال دو روپے کی بجائے ایک روپیہ ستر پیسہ ہوگی۔ گاڑیاں سستی کرنے کے لئے ہر قسم کی گاڑیوں پر درآمدی محصولات کو ۵۰۰ فیصد سے اڑھائی سو فیصد تک کم کر دیا گیا ہے۔ (تاہم بعدازاں کاریں بنانے والوں کے احتجاج پر درآمدی محصول کی کمی پر نظرثانی کر دی گئی) متعدد اشیاء پر ڈیوٹی میں چھوٹ کا اعلان کیا گیا ہے۔ بجٹ میں کاغذ اور گتے پر ڈیوٹی کی شرح ۳۰ فیصد سے بڑھا کر ۶۰ فیصد کر دی گئی ہے۔ صابن بجلی کے پنکھوں اور ڈیزرٹ کولر وغیرہ دس اشیاء پر سیلز ٹیکس کی چھوٹ ختم کر دی گئی ہے (اس حصے پر بھی بعدازاں نظرثانی کر دی گئی)

● بجٹ میں ایک کھرب ۲۱ ارب ۳۹ کروڑ روپے قرضوں کی واپسی پر اور ان کا سود ادا کرنے پر خرچ ہونگے۔

● بجٹ میں دوست ممالک بنگلہ دیش مالدیپ وغیرہ کو قرض دینے کے لئے ایک ارب ۳۶ کروڑ روپے رکھے گئے ہیں

● زرعی شعبے کو ہر قسم کے ٹیکسوں سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔

وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے بجٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اقتصادی خسارہ کم کرنے کے لئے نئے وسائل تلاش کرنا انتہائی ضروری تھا تاہم یہ مقصد حاصل کرنے کے لئے ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ عام آدمی پر کم سے کم بوجھ پڑے انہوں نے کہا کہ جب تک قرضوں پر سود کی ادائیگی کا مسئلہ حل نہیں ہوتا اس وقت تک غیر ترقیاتی اخراجات پر قابو پانا انتہائی مشکل ہے۔ جب ہم اس صورت حال پر قابو پا لیں گے تو ملک میں ترقی کی رفتار بڑھانے کے لئے ہمارے پاس کافی وسائل مہیا ہو جائیں گے۔

وفاقی کابینہ اور حکمران جماعت کے ارکان قومی اسمبلی نے بجٹ کو تاریخی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ نامساعد حالات میں اس سے بہتر بجٹ پیش نہیں کیا جا سکتا تھا۔ ان ارکان اسمبلی کا موقف یہ ہے کہ قومی اسمبلی کی تحلیل سے ملکی معیشت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے اور زرمبادلہ کے ذخائر کم ہو گئے ہیں ان حالات میں عام آدمی پر بوجھ ڈالے بغیر بجٹ کا پیش کیا جانا نواز شریف حکومت کا سنہری کارنامہ ہے۔

وفاقی وزیر دفاع سید غوث علی شاہ نے کہا ہے کہ موجودہ حالات میں یہ بہترین بجٹ ہے۔ وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات عبدالستار لالیکا نے کہا ہے کہ وفاقی بجٹ کی تیاری میں اس بات کا خاص طور خیال رکھا گیا ہے کہ عام آدمی پر بوجھ نہ پڑے۔ بلدیہ عظمیٰ لاہور کے میئر میاں عبدالمجید نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ بجٹ مناسب اور ہر اعتبار سے بہتر ہے کیونکہ غریب طبقہ کم سے کم متاثر ہوگا۔ لاہور کارپوریشن کے ڈپٹی میئر نے بجٹ کو متوازن قرار دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ حالات میں اسے مناسب ترین بجٹ کہا جا سکتا ہے۔ وفاقی بجٹ پر قومی اسمبلی کے اندر اور باہر بحث جاری ہے۔ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو سمیت متعدد اپوزیشن رہنماؤں کا موقف ہے کہ عوام کو ٹیکسوں اور بجٹ خسارے کی چکی میں پیس دیا گیا ہے۔ ان رہنماؤں کی رائے میں اس بجٹ سے مہنگائی میں اضافہ ہوگا اور غریبوں کے لئے زندگی اجیرن ہو جائیگی۔ مثلاً صابن بجلی کے پنکھوں ڈیزرٹ کولر اور عام لوگوں کے استعمال کی بعض اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کا خدشہ ہے اس نوع کی بہت سی چیزیں بجٹ میں سامنے آئی ہیں۔ شادی ہالوں اور سبزہ زاروں پر منعقد ہونیوالی تقریبات پر دس فیصد ایکسائز ڈیوٹی عائد ہونے اور ہوٹلوں میں ہونیوالی تقریبات پر چھوٹ کے حوالہ سے بھی بعض حلقوں میں اعتراضات کئے جا رہے ہیں کہ فلیٹوں اور تنگ مکانوں میں رہنے والے متوسط طبقہ کے افراد ہی شادی ہالوں اور سبزہ زاروں میں تقریبات منعقد کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اسی طرح پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ کے حوالے سے یہ خدشات ظاہر کئے جا رہے ہیں کہ اس کے نتیجہ میں بسوں ویگنوں۔ ریلوں سمیت ہر قسم کی پبلک ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں اضافہ ہوگا۔ بار برداری کے اخراجات بڑھیں گے اور نتیجتاً عام استعمال کی تمام اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہوگا۔

● بجٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت کاروباری لوگوں کی ہے۔ بجٹ کاروباری لوگوں کے مفاد میں بنایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مہنگائی میں اضافہ ہوگا۔ وزیر خزانہ نے بجٹ میں جو اعداد و شمار بتائے ہیں وہ درست نہیں۔ اس بجٹ سے اقتصادی استحکام حاصل ہونیکی امید نہیں بجٹ سے نچلے اور درمیانی طبقے کے عوام کو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا خسارہ دور کرنے کے لئے کوئی ٹھوس پروگرام نہیں بتایا گیا۔

● وزیراعلیٰ پنجاب منظور وٹو نے کہا ہے کہ بجٹ سے اہل پنجاب کے لئے سخت مشکلات پیدا ہونگی۔ پیپلز پارٹی کے سیکرٹری جنرل شیخ رفیق احمد نے بجٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ وزیراعظم میاں نواز شریف پہلے پنجاب میں وزیرخزانہ رہے۔ پھر وہ پانچ سال وزیراعلیٰ بھی رہے اب بھی مرکز میں انہیں حکومت کرتے ہوئے تین سال مکمل ہونے والے ہیں مگر وہ اتنے طویل عرصہ میں پنجاب کو بھی صنعتی ڈھانچہ فراہم نہیں کر سکے اور نہ ہی انہوں نے قومی سطح پر ایسا کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ بلکہ ان کا یہ بجٹ پہلے بجٹ سے بھی زیادہ مشکل ہے۔ یہ بجٹ تو صنعت کاروں اور سرمایہ داروں کا بجٹ ہے۔ شیخ رفیق نے کہا کہ اگر حکومت ٹیکسوں کی چوری بند کروائے جو اربوں روپے کی ہوتی ہے تو پھر نئے ٹیکس لگانے کی ضرورت نہ پڑتی۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت نے بجٹ میں تنخواہ دار طبقے کو بالکل ہی نظرانداز کر دیا ہے اس نے نہ تو قابل ٹیکس تنخواہ کی حد بڑھائی اور نہ ہی انکی تنخواہوں میں اضافے کا اعلان کیا۔

● پنجاب یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر ڈاکٹر منیرالدین چغتائی نے کہا کہ آئندہ مالی سال کے لئے پیش کیا جانیوالا بجٹ مجموعی طور پر ایک اچھا بجٹ ہے موجودہ حالات میں ملکی اقتصادیات کو بہتر بنانے کے لئے اس سے بہتر تجاویز اور اقدامات نہیں کئے جا سکتے تھے۔

● چیئرمین امور تاجران وفاق ایوان ہائے صنعت و تجارت پاکستان اظہر سعید بٹ نے کہا کہ بجٹ انتہائی مایوس کن ہے جس سے مہنگائی میں کئی فیصد اضافہ ہوگا۔ انہوں نے کہا پٹرول کی قیمت میں اضافہ ہر چیز کی قیمت میں اضافہ کا سبب بنے گا۔

● وفاقی وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے یقین دلایا ہے کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے اور آئندہ چند ماہ میں انکی تنخواہوں میں اضافہ ہوگا مگر ملازمین فوری اضافے کے متمنی ہیں کیونکہ اس بجٹ میں سب سے زیادہ تنخواہ دار طبقہ متاثر ہوا ہے جس کی آمدنی محدود ہے۔ جبکہ مہنگائی میں

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فیض محمد صادق ایڈووکیٹ

عدالتِ عالیہ

۱۷ مئی ۱۹۹۳ء کے الفضل میں عنوان بالا کے تحت میرا ایک مضمون چھپا تھا۔ صفحہ ۵ کالم ایک، جہاں سیریل نمبر (۴) درج ہے اس کی تصحیح لازم ہے۔ سیریل نمبر (۴) کی بجائے (ھا) ہے اور اسے اس طرح پڑھا جائے (ھُا) ۔ LAND ACVUI SITION ACT کے تحت اپیل جس کی مالیت /۵۰۰۰ سے زیادہ ہو" مذکورہ مضمون میں مَیں نے ضمانتوں کے بارہ میں کچھ لکھا تھا۔ وہ ضمانتیں دفعہ ۴۲۶ ضابطہ فوجداری کے تحت دی جاتی ہیں جسے قانون کی نظر میں SUSPENSION OF SENTENCE کہتے ہیں۔ ایسی درخواستیں سزا ہونے کی صورت میں اپیل یا نگرانی میں دی جاتی ہیں۔ عام ضمانتوں کے لئے ضابطہ فوجداری کی دفعات ۴۹۶، ۴۹۷ اور ۴۹۸ ہیں۔ مذکورہ دفعات کے تحت ضمانتیں دو طرح کی ہوتی ہیں۔ قبل از گرفتاری اور گرفتاری کے بعد۔ قبل از گرفتاری کی ضمانتیں دفعہ ۴۹۸ کے تحت ہوتی ہیں جبکہ گرفتاری کے بعد کی ضمانتیں دفعہ ۴۹۷ کے تحت ہوتی ہیں۔ قبل از گرفتاری کی ضمانت لینے کا اختیار سیشن کورٹ اور عدالت عالیہ کو ہے۔ عام طور پر عدالت عالیہ اس بات پر زور دیتی ہے کہ قبل از گرفتاری ضمانت کی درخواست پہلے سیشن کورٹ میں دائر کی جائے، اگرچہ عدالت عالیہ میں قبل از گرفتاری ضمانت کی درخواست ڈائریکٹ بھی دی جاسکتی ہے۔ گرفتاری کے بعد لازم ہے کہ پہلے TRAIL COURT میں درخواست دی جائے پھر اپیلیٹ کورٹ میں، اگر TRAIL COURT ضمانت کی درخواست مسترد کر دے۔ مثلاً اگر کیس کسی مجسٹریل عدالت میں سنا جانا ہو یا وہاں زیر سماعت ہو اور درخواست گذار گرفتار ہو تو ضمانت کی درخواست متعلقہ مجسٹریٹ صاحب کو دی جائے گی۔ وہ اگر درخواست خارج کر دیں تو مزید درخواست مجسٹریٹ صاحب کا حکم اور F-I-R کی کاپی ساتھ لگا کر سیشن کورٹ میں دی جائے گی۔ اسی طرح اگر سیشن کورٹ بھی درخواست خارج کر دے تو عدالت عالیہ میں درخواست دی جاسکتی ہے۔ اگر کیس سیشن کورٹ میں سنا جانا ہو یا وہاں زیر سماعت ہو تو پہلے وہاں درخواست دینا پڑتی ہے اگر وہاں سے درخواست خارج ہو جائے تو درخواست برائے ضمانت بعد از گرفتاری عدالت عالیہ میں دی جاسکتی ہے۔ درخواست کے ساتھ F-I-R اور سیشن کورٹ کے حکم کی مصدقہ نقول ساتھ لگا کر دی جا سکتی ہے۔ ان کاغذات کے علاوہ کوئی اور کاغذات جو ضروری ہوں مثلاً میڈیکل رپورٹ وغیرہ بھی لگائے جاسکتے ہیں۔ سیکشن ۴۲۶ کے تحت اگر کسی شخص کو آفیسر انچارج پولیس سٹیشن گرفتار کرے یا ویسے ہی پکڑ رکھے جس کے خلاف ناقابل ضمانت جرم کا الزام نہ ہو اور ایسے شخص کو گرفتار کرنے یا پکڑنے کے لئے وارنٹ حاصل نہ کئے ہوں اور ایسا شخص خود پیش ہو یا پیش کیا جائے عدالت کے سامنے اور وہ ضمانت پر رہا ہونا چاہے، گرفتاری یا کارروائی مقدمہ کے دوران، تو ایسے شخص کو ضمانت پر رہا کر دیا جائے گا اور اگر آفیسر پولیس سٹیشن یا عدالت ایسا مناسب سمجھے تو ملزم کو اس کے اپنے بانڈ پر ضامنوں کے ساتھ یا ضامنوں کے بغیر چھوڑا جاسکتا ہے۔

دفعہ ۴۹۷ ضابطہ فوجداری کے تحت اگر کسی شخص کو آفیسر انچارج پولیس سٹیشن گرفتار کرے جس کے خلاف ناقابل ضمانت جرم کا الزام ہو یا اسے پکڑ رکھا ہو بغیر وارنٹ کے یا وہ پیش ہو یا پیش کیا جائے عدالت کے سامنے اسے ضمانت پر رہا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ایسے شخص کو ضمانت پر رہا نہیں کیا جائے گا جس کے خلاف یہ باور کرنے کی وجوہات موجود ہوں کہ وہ ایسے جرم کا مجرم ہے جس کی سزا موت یا عمر قید یا دس سال تک ہے۔ تاہم اس میں رعائت یہ رکھی گئی ہے کہ عدالت ایسے شخص کو ضمانت پر چھوڑ سکتی ہے جس کی عمر ۱۶ سال سے کم ہو یا ملزم کوئی عورت ہو یا کوئی بیمار ہو یا معذور ہو۔ تاہم کسی شخص کو رہا نہیں کیا جاسکتا ضمانت پر جب تک کہ سرکار کو یعنی PROSECUTION کو نوٹس نہ دے دیا جائے۔ وجہ بیان کرنے کے لئے کہ ایسے شخص کو ضمانت پر کیوں نہ چھوڑ دیا جائے۔ اس کے علاوہ عدالت پر لازم ہے کہ ایسے اشخاص جن کا ذکر آگے آئے گا کو ضمانت پر رہا کر دے سوائے ان حالات میں کہ مقدمہ چلنے اور اختتام پذیر ہونے میں دیر ملزم یا اس کے کسی نمائندہ کی طرف سے ہوئی ہو۔

(۹) ایسا شخص جو کہ مقید ہے لگاتار ایک سال سے زیادہ عرصہ سے اور اس پر الزام ایسا نہ ہو کہ اسے سزائے موت ہو سکے اور مقدمہ کی شنوائی اختتام کو نہ پہنچی ہو۔

(ب) ایسے شخص کو جس پر الزام ایسے جرم کا ہے جس کی سزا موت ہے اور وہ مقید ہے لگاتار دو سال کے زیادہ عرصہ سے اور مقدمہ کی شنوائی اختتام کو نہ پہنچی ہو۔

تاہم یہ جو رعائتیں مذکورہ بالا استثناء میں دی گئی ہیں ان کا اطلاق ایسے ملزمان پر نہ ہوگا جن کو پہلے بھی سزا ہوئی ہو یا ایسے ملزمان جو عدالت کی نگاہ میں سخت، خوف والے اور خطرناک مجرمان ہوں۔

(۲) اگر ایسے آفیسر یا عدالت کو دوران تفتیش انکوائری یا TRIAL کے دوران یہ ظاہر ہو اور یہ باور کرنے کی وجوہات موجود ہوں کہ ملزم نے ناقابل ضمانت جرم نہیں کیا اور مزید انکوائری کی ضرورت ہے ملزم کے جرم کے بارہ میں تو ملزم کو انکوائری کے دوران ضمانت پر رہا کر دیا جائے گا یا آفیسر / عدالت کی مرضی پر مجرم کو اس کے اپنے بانڈ پر رہا کر دیا جائے گا۔ بغیر ضامنوں کے۔ ایسا بانڈ عدالت میں پیش ہونے کے بارہ میں ہوگا کہ جب اس کو عدالت طلب کرے وہ پیش ہو جائے گا۔

(۳) آفیسر یا عدالت پر لازم ہوگا کہ سب سیکشن (۱) یا (۲) کے تحت کسی شخص کو ضمانت پر رہا کرنے پر وجوہات تحریر میں لائے۔

(۴) اگر مقدمہ کی سماعت کے اختتام پر اور فیصلہ سنانے سے پہلے ایسا مقدمہ جو کسی ملزم کے خلاف ناقابل ضمانت جرم کے بارہ میں ہو، عدالت کا یہ خیال ہو کہ یہ باور کرنے کی کوئی وجوہات نہ ہیں کہ ملزم ایسے جرم کا مجرم ہے تو اگر ملزم گرفتار ہو تو اسے رہا کر دے گی ایسا بانڈ تحریر کرنے پر کہ وہ فیصلہ سننے کے لئے حاضر ہو گا۔

(۵) عدالت عالیہ سیشن کورٹ یا کوئی دوسری عدالت اگر کسی ملزم کو ضمانت پر چھوڑتی ہے تو اسے ضمانت کو منسوخ کرنے اور حراست میں دینے کا اختیار ہے۔

سیکشن ۴۹۸ یہ ہے کہ ہر ضمانت کی رقم مذکورہ سیکشنز کے تحت حالات اور کیس کی نوعیت کو مدنظر رکھ کر مقرر کی جائے اور زیادہ نہ ہو۔ ہائیکورٹ یا سیشن کورٹ جبکہ کوئی سزا ہونے پر اپیل ہوئی ہو یا نہ، حکم پاس کر سکتے ہیں کہ کسی شخص کی ضمانت لے لی جائے یا ضمانت کی رقم جو پولیس یا مجسٹریٹ نے مقرر کی ہو کم کر دی جائے۔ یہ وہ سیکشن ہے جس کے تحت ضمانت قبل از گرفتاری سیشن کورٹ سے یا ہائیکورٹ سے ہو سکتی ہے۔

سیکشن A ۴۹۸ کا مفہوم یہ ہے کہ مذکورہ دفعات ۴۹۷، ۴۹۸ کے تحت کسی کو ضمانت پر رہائی نہیں دی جاسکتی جب تک کہ وہ عدالت میں حاضر نہ ہو یا گرفتار نہ ہو یا جس کے خلاف کوئی کیس درج نہ ہو۔ ہر حکم ضمانت پر رہا کرنے کا کارآمد سمجھا جائے گا صرف اس کیس کے بارہ میں جو درخواست دہندہ کے خلاف درج رجسٹر ہو چکا ہو اور ایسے کیس کا ذکر ضمانت دینے کے حکم میں موجود ہو۔

عبدالسمیع نون

ایک چھوٹی سی بات

الفضل کی "ایک چھوٹی سی بات" بہت مفید ثابت ہو رہی ہے۔ بعض دفعہ تو اس چھوٹی سی بات میں بہت نصیحت آموز اور بہت بڑی بات بیان ہو جاتی ہے۔ گویا خیر الکلام ما قلّ و دلّ کا عمدہ نمونہ ہوتا ہے۔ اسی سلسلہ میں جناب ملک صاحب خان صاحب نون نے ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر کا بیان فرمودہ ایک اصول عرض کرتا ہوں امید ہے آپ کے مؤقر جریدہ کے قارئین کرام اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔

جناب ملک صاحب بیان فرمایا کرتے تھے کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے پاس کسی کام کی غرض سے جائے تو معمول کی علیک سلیک کے بعد فوراً اپنے آنے کی غرض بتا دے اور وہی صحیح وقت ہوتا ہے جب کامیابی کی زیادہ توقع ہوتی ہے۔ یہ ہرگز مناسب نہیں ہوتا کہ ادھر ادھر کی لاتعلق باتیں کرتے رہیں۔ طرفین کا وقت ضائع کرنے کے بعد آخر میں اپنا مقصد بیان کیا جائے۔

مجھے اس نصیحت پر عمل کرنے کی جب توفیق ملی ہے۔ میں نے اسے بہت مفید پایا ہے۔ جناب ملک صاحب خان صاحب نون نے اپنی کئی مثالیں اس اصول کی تائید میں بیان فرمائی تھیں۔ جو مجھے خوب یاد ہیں۔ اگر وہ بیان کی جائیں تو یہ "ایک چھوٹی سی بات" نہیں رہ جائے گی۔ اگرچہ وہ بہت ہی دلچسپ ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثناء اللہ بلتستانی

بلتی کہاوتیں

۱۔ انسان کی ہر پریشانی اس کی اپنی پیدا کردہ ہوتی ہے۔

۲۔ سوچ کی بلندی کے بغیر انسان دنیا کی کوئی بلندی سر نہیں کر سکتا۔

۳۔ دل روشن نہ ہو تو ہر روشنی اندھیرے میں بدل جاتی ہے۔

۴۔ نہ پہاڑوں کو صرف دیکھ لینے سے بلندی ملتی ہے اور نہ دریاؤں کو دیکھ لینے سے روانی۔

۵۔ تکلیف اتنی ہی ہوتی ہے جتنا کہ اس کو محسوس کیا جائے۔

۶۔ باپ ڈھول بجائے، بچے کو ناچنے سے منع کرے۔

۷۔ گدھے کی دم کھینچنے سے لمبی نہیں ہوتی۔

۸۔ وہ صبح کا لطف کیا اٹھائے جس نے رات چین سے سو کر گذار دی۔

۹۔ فتح حاصل کرنا کوئی کمال نہیں، اصل کمال اسے برقرار رکھنا ہے۔

۱۰۔ جو اپنے بچوں کو تعلیم نہ دلوائے وہ خود اپنا نام دنیا سے مٹاتا ہے۔

۱۱۔ کسی بھی قوم کی حالت اس قوم کے راہنماؤں کی انتظامی قابلیت کی آئینہ دار ہوتی ہے۔

۱۲۔ زیادہ سر سر کہنے والے کے منہ سے پیاز کی بو آتی ہے۔

۱۳۔ قوانین جب تک صحیح نہ ہوں لوگ صحیح نہیں ہو سکتے۔

شذرات

کینسر

ڈاکٹر سید اعجاز علی جو جناح پوسٹ گریجوایٹ میڈیکل سنٹر میں سینئر آرکالوجسٹ اور ریڈیو تھراپی کے انچارج ہیں نے بدھ کے روز کہا کہ ان کے ہسپتال میں ہر سال کینسر کے ۳۰۰۰ مریض علاج کے لئے آتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ۳۱۹۴ اور ۳۲۳۸ کینسر کے مریض ۱۹۹۱ء اور ۱۹۹۲ء میں بالترتیب رجسٹر کئے گئے۔ جہاں تک کینسر کے مریضوں کی شرح کا تعلق ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ مردوں میں یہ کسی قدر زیادہ ہے۔ کیونکہ ۱۷۷۰ مرد کینسر کے مریض ۱۴۲۴ عورتیں تھیں۔ جو ڈاکٹر سید اعجاز علی کے ڈیپارٹمنٹ میں رجسٹر کئے گئے۔ انہوں نے یہ تجویز پیش کی کہ کوئی بنیادی سیٹ اپ ایسا ہونا چاہیئے۔ جس میں ضروری آلات لگائے جائیں۔ اور یہ سیٹ اپ ضلعی ہیڈ کوارٹرز کے ہسپتالوں کی سطح تک ہونا چاہیئے اور سارے ملک میں۔ تاکہ السر اور ــــ کی باقاعدہ وقت پر تشخیص کی جا سکے۔ اور اس سلسلے میں کارکنوں کو باقاعدہ ٹریننگ دی جائے تاکہ وہ مرض تشخیص کر سکیں۔ جب تک چند سالوں میں ملک بھر کے بہت سے مریض آتے رہیں گے۔ یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ پورا سامان موجود نہ ہونے کی صورت میں ان کی صحیح تشخیص کے امکانات کم ہیں۔ اب اگر اس کام کو ضلع کی حد تک پھیلا دیا جائے تو یقیناً مریضوں کا دباؤ کم ہوگا اور تشخیص آسانی سے کی جا سکے گی۔

بقیہ: صد ۳

بیماری کی طرف لے جائیں گی۔

ڈاؤ میڈیکل کا سیمپوزیم میں جو شہادتیں اب ڈاکٹر اسلام، جبار، اور اختر (اے کے۔ یو) نے پیش کی ہیں کہ ساٹھ فی صد ایسے لوگ جو باقاعدہ صحت مند ہیں۔ ان کا بھی کلسٹرول ضرورت سے زیادہ ہے اور ۲۰ فی صد ایسے ہیں جن کا کلسٹرول (۲۶ فی صد) غیر معمولی طور پر زیادہ ہے۔ ان کے لئے کچھ اور عوامل ہیں جو خطرے کا باعث بن سکتے ہیں۔ اگرچہ یہ بھی پتہ چلا کہ ۱۰ فیصدی ایسے لوگ ہیں جن کا کلسٹرول خطرے کی حد سے اوپر ہے یعنی ۲۴۰۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ ۲۵ فی صدی کے قریب ایسے لوگ ہیں جن کا کلسٹرول اس لیول سے اوپر ہے ہمارے ساتھیوں کے مطابق یہی بات عام پاکستانیوں میں پائی جاتی ہے۔ چاہے وہ انگلستان میں رہتے ہوں یا سنگاپور میں۔ جن بچوں کا اوپر ذکر کیا گیا ہے ان کے والدین سے ہم نے متواتر ملاقاتیں کیں اور انہیں بتایا کہ ان کی خوراک میں کیا چیزیں کم ہونی چاہئیں یعنی چکنائی وغیرہ اور انہیں ورزش بھی کرنی چاہیئے۔ یہ تمام کیسز ایسے تھے کہ ان کے کلسٹرول لیول میں بہتری پیدا ہوئی اور ان کے حالات زیادہ نارمل ہو گئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ورزش کے ساتھ حالات کو بہتر کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح گھی دیسی قاتل کہا جا سکتا ہے) اس کی خوراک کم کرنے سے بھی بہتر نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(ایسے اشخاص کے لئے تو یہ بات نہایت ضروری ہے جن کے کسی نہ کسی رشتہ دار کو دل کا حملہ ہوا ہو۔ کیونکہ اس صورت میں خطرہ خاصا بڑھ جاتا ہے۔ پاکستان میں ایسا پٹرول جس میں بہت زیادہ لیڈ (سکہ) ہوتا ہے۔ ایک اور عنصر ہے۔ جو دل کی بیماریوں کی طرف لے جاتا ہے سکے کی مقدار کا زیادہ ہونا نیورولوجیکل یعنی دماغی مسائل بھی پیدا کر سکتا ہے۔

اور اسی طرح خون کے دباؤ پر بھی اثر ڈالتا ہے۔ سروے جو میرے ساتھیوں نے اور میں نے کیا تھا اس سے ہمیں یہ پتہ چلا کہ کراچی میں آج سے کچھ سال پہلے چھ اچھے رہائشی علاقوں میں ۲۳۶۲ یو جی / ڈی ایل تھا جبکہ گرامر سکولوں کے بچوں کا ۹،۵،۴ ہ۔

وہ لوگ جو ذہنی طور پر کسی نہ کسی طرح مریض تھے اور ۶۴،۶ ٹریفک پولیس جو بہت اچھے علاقوں میں ڈیوٹی دے رہی ہوتی تھی۔ اور یہ سب کچھ ٹریفک کے دھوئیں کا نتیجہ تھا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ۲۰ یو جی / ڈی۔ ایل ۔ ای۔ ای سی معیار کے مطابق قابل قبول ہے۔ پٹرول میں جو سیسہ ہوتا ہے وہ اس سے تین گنا ہے جو عالمی طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور اس کے باوجود مختلف علاقوں میں نتائج مختلف ہیں۔ ان نتائج سے کراچی کی اس لحاظ سے مذمت کی گئی ایک مجوزہ یو این ای پی کی رپورٹ میں جو ۱۹۹۲ء میں شائع ہوئی کہ یہ سب سے زیادہ آلودگی والا شہر ہے یعنی ایسے شہروں میں سے جن کی آبادی ایک کروڑ سے زیادہ ہے ایسا پٹرول جس میں سیسہ نہ ہو امریکہ میں استعمال کیا گیا اور اس سے ۷۰۰۰ سٹروکس‘ ۵۰۰۰ دل کے بیمار اور ۲۵۰۰ ایسی اموات جن کے متعلق پہلے اطلاع دی جا سکتی تھی ہر سال بچائی گئیں۔ سیسہ کی سطح کو ۱۷ سے ۱ تک لایا گیا۔

تیل صاف کرنے والی کمپنیاں اور حکومت کے مابین اس سلسلے میں جو گفت و شنید ہوئی اس کے نتیجہ میں ایسا پٹرول جس میں سیسہ نہ ہو استعمال کیا گیا۔

(سٹروک دل کی بیماریاں اور جن کے متعلق یہ کہا جا سکتا تھا کہ وہ زندہ نہیں بچ سکتے ان کو بچانے کی یہاں اعداد و شمار کے ساتھ تفصیل دی گئی ہے)

جس طرح پانی رینل پتھریوں کا بہترین احتیاطی علاج ہے پروفیسر جمشید [illegible] (اے۔ کے۔ یو) کے مطابق اور اس لئے بھی کہ مجھے خود گذشتہ ایام میں بہت زبردست دل کا حملہ ہوا تھا۔ بہترین احتیاط یہ ہے کہ روزانہ آٹھ کلومیٹر تیز قدم سے چلا جائے اور خوراک میں چکنائی سے کلی طور پر گریز کیا جائے۔

بعض عوامل ایسے ہیں جن کی بہت کم تشہیر کی گئی ہے۔ حالانکہ سائنسی طور پر وہ خاصے جانے جاتے ہیں جن کا تعلق بھی دل کی بیماری سے ہے۔ اور یہ وہ عوامل ہیں جن کا تعلق جسمانی خامیوں سے ہے۔ تانبے سے، میگنیشیم سے سیلونیم سے، اور کرومیم سے، یہاں تو ان کے متعلق کچھ زیادہ معلومات حاصل نہیں ہیں لیکن پروفیسر عطاء الرحمان جو ایچ۔ ای۔ جے انسٹی ٹیوٹ آف کیمسٹری کے ڈائریکٹر ہیں کو اب فنڈز ملے ہیں تاکہ وہ اس سلسلے میں کچھ پراجیکٹ تیار کریں اور ماحولیات کے اثر پر تحقیقات کے پروگرام بنائیں۔ اس مطالعہ میں ان کے ساتھ پروفیسر سلطان فاروقی (جے۔ پی ایم سی) انور فاروقی (این۔ آئی۔ سی۔ ڈی ڈی) اور صمد شیرا ہیں۔ ذیابیطس کے علاج کے ماہر ہیں۔ ان سب نے اس امر میں دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ پروفیسر عطاء الرحمان نے ایک خوراک بھی تیار کی ہے جو عنقریب وسیع پیمانے پر بنائی جائے گی اور جس کے ذریعے کلسٹرول کو کم کیا جا سکے گا اور اسی طرح تھرمبولٹک ایجنٹ کو بھی کم کیا جا سکے گا۔

بقیہ: صد ۴

اضافہ بجٹ سے پہلے ہی شروع ہو گیا اور پٹرول کے علاوہ دوسری اشیاء کی قیمتوں میں بجٹ پیش ہوتے ہی اضافہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ وفاقی بجٹ کے خلاف گریڈ ۱۲ سے نچلے درجے کے ۲۲ لاکھ کلرکوں نے سرکاری دفتروں کی تالہ بندی کر کے زبردست ہڑتالوں اور جلسے جلوسوں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔

• اے این پی کے اجمل خٹک نے بجٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ وزیر خزانہ نے بجٹ میں ملک کو اقتصادی بحران سے نکالنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ تاہم انہوں نے کہا قرضوں کے مسئلہ پر قابو پانے اور تنخواہ دار طبقہ کو سہولت دینے کی ہر ممکن کوشش کی جانی چاہیئے

• بی بی سی نے بجٹ پر تبصرہ کرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوئے کہا کہ پاکستان میں بجٹ میں زرعی آمدنی پر ٹیکس نہیں لگایا گیا جبکہ قرضے اور امداد دینے والے بین الاقوامی اداروں کی طرف سے پاکستان میں زرعی آمدنی پر ٹیکس عائد کرنے پر زور دیا جا رہا ہے بی بی سی کا کہنا ہے کہ حکمران پارٹی اور حزب مخالف پی پی پی دونوں کے لئے زمینداروں کی اہمیت ہے چونکہ یہ ٹیکس سیاسی طور پر بہت مہنگا پڑے گا۔ اس لئے اب تک یہ ٹیکس عائد نہیں کیا گیا۔ بی بی سی نے مزید تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ موجودہ سیاسی حالات اور وزیر اعظم و صدر کے درمیان اختلافات بھی شاید بجٹ پر اثر انداز ہوئے ہوں۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۸۸۵۵ میں

امۃ السلام زوجہ میر صلاح الدین صاحب قوم میر کشمیری پیشہ سوشل ہیلپ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۵-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی ۱۷ تولہ مالیتی ۶۲۹۰۰/- روپے۔ اور حق مہر ۳۰۰۰/- روپے کل جائیداد ۶۵۹۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد مارک ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ امۃ السلام زوجہ میر صلاح الدین صاحب جرمنی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ حبیب احمد عمر وصیت نمبر ۱۸۱۵۳۔ گواہ شد نمبر ۲۔ شیخ نثار احمد وصیت نمبر ۱۳۱۳۳

مسل نمبر ۲۸۸۵۶ I

DADANG SUMANTRI S/O RD MUHARAM NATAKUSUMAH پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۵۸ء ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۴-۱۳۷۱/۱۹۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ ۲۰۰ مربع میٹر مالیتی ۲۵.۰۰۰.۰۰۰/- RP (۲) اثاثہ بیت فرنیچر وغیرہ مالیتی ۱۰۰.۰۰۰/- RP کل جائیداد RP ۲۵۱۰۰.۰۰۰۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد DADANG SUMANTRI انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۱۔ IMAN MUJIB انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲۔ EMAN SULAEMAN انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۸۸۵۷ میں

نزہت جہاں حنیف بنت ابوظفر حنیف پیشہ ملازمت عمر ۳۹ سال بیعت جون ۱۹۸۲ء ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۱۱-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے سوائے سیونگ بنک بیلنس ۳۱۷۱/- ڈالر اور چیکنگ بنک بیلنس ۴۵۳/- بھی اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۶۱/- بھی ماہوار بصورت انجینئرنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ نزہت جہاں حنیف بنت ابوظفر حنیف U.S.A۔ گواہ شد نمبر ۱۔ SYED A. SHAH U.S.A۔ گواہ شد نمبر ۲۔ غلام احمد فرخ U.S.A

مسل نمبر ۲۸۹۲۲ میں

رانا محمد اشرف خان ولد عبد الرحمٰن خان قوم راجپوت پیشہ ــ عمر ۷۰ سال بیعت مئی ۱۹۷۳ء ساکن ہنڈور ۴.۵ سچا سودا ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۹-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) سکنی مکان برقبہ ۶ مرلہ مالیتی ۷۰۰۰/- روپے۔ ماہوار ۵۰/- روپے حصہ آمد خورد و نوش پر ادا کروں گا۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد اشرف خان ساکن ہنڈور ۴.۵ سچا سودا ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبد الخالق صدر جماعت احمدیہ سچا سودا۔ گواہ شد نمبر ۲۔ حکیم سعد اللہ خان وصیت نمبر ۲۴۷۹۳۔

مسل نمبر ۲۸۹۲۳ میں

محمد یٰسین خان ولد محمد نواز خان قوم مغل پٹھان پیشہ کارکن صدر انجمن احمدیہ عمر ۲۸ سال بیعت ۱۳-۴-۱۹۸۷ ساکن کوارٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۲-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۳۰۰.۰۰/- روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد یٰسین خان کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ سید بشیر احمد صاحب برادر نسبتی موصی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد اکرم وصیت نمبر ۱۷۸۵۹

راولپنڈی اسلام آباد میں معیار اور کفایت کے لئے فریج، فریزر، کوکنگ رینج، گیزر، واشنگ مشین، ہیٹر، چولہے اور پنکھے۔

احمد برادرز

شہناز پلازا چاندنی چوک سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی / فون ۴۲۰۹۵۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ ۔ ۲۶ جون ۔ آج صبح ہلکی بارش سے موسم خوشگوار ہو گیا بادل چھائے ہوئے ہیں۔ کل سے گرمی کم ہو گئی ہے۔

ربوہ: ۲۶ جون ربوہ سے باہر رہنے والے قاری حضرات کی اطلاع کے لئے گذارش ہے شہر میں گذشتہ تین دن سے بجلی کی صورتحال بے حد خراب ہے۔ جمعرات کی علی الصبح ۳ بجے سے بجلی بند ہوئی جو بعض علاقوں میں شام ۳ بجے اور بعض علاقوں میں شام ۶ بجے کے قریب آئی۔ اس کے بعد ہر گھنٹہ آدھ گھنٹہ کے بعد بجلی کی رو معطل ہونے کا سلسلہ شروع ہوا جو جمعہ کا سارا دن، رات اور ہفتہ کے دن بھی جاری رہا۔ اس صورتحال سے شہری پریشانی کا شکار ہیں۔

○ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ڈرگ مافیا سے جمہوری اداروں کو شدید خطرہ ہے۔ حکومت اس خطرہ سے اچھی طرح باخبر ہے۔ آئینی ترامیم پر غور کیا جا رہا ہے تاکہ منشیات کے سمگلروں کو سزائے موت دینے کے ساتھ ساتھ ان کی جائیداد کی ضبطگی کا اختیار بھی حاصل کیا جا سکے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ صاحب نے کہا ہے کہ قانون بادشاہوں کے بادشاہ سے زیادہ طاقتور ہوتا ہے اپنے اعزاز میں دی جانے والی ہائیکورٹ بار کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی توڑے جانے کے بارے میں سپریم کورٹ کے فیصلہ سے ہر شہری نے قانون کی حکمرانی کے اثرات محسوس کئے ہیں انہوں نے کہا کہ ہر کسی کو بکاؤ مال سمجھا جاتا ہے لیکن سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے سے عدل و انصاف ثابت ہو گیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ کا اجلاس ۲۸ روز کے لئے ملتوی کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف کو پروٹوکول نہ دینا قابل مذمت ہے۔ آئینی عہدوں کا احترام لازم ہے۔ وزیر اعظم کو پروٹوکول فراہم کرنا تمام صوبائی حکومتوں کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرے دور میں بھی مجھے پروٹوکول نہیں دیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ افتخار گیلانی نے پارٹی ڈسپلن کی خلاف ورزی کی ہے ان سے اس بات کی وضاحت طلب کی جائے گی۔

○ صدر غلام اسحٰق خان نے مسٹر تاج محمد لنگاہ سے ملاقات کے دوران کہا کہ انتخابات کے سوا موجودہ بحران کا حل کسی کے پاس ہے تو مجھے بتا دے صرف نواز شریف اور اے این پی انتخابات کے حق میں نہیں ہیں باقی تمام سیاستدان اور جماعتیں نئے انتخابات چاہتی ہیں۔

○ وزیر مملکت برائے سیاسی امور مسٹر عبداللہ غازی نے کہا ہے کہ متعدد پیچیدگیوں کے باعث حکومت سود ختم نہیں کر سکی۔ ماہرین معاشیات علماء کو اور علماء ماہرین معاشیات کو نہیں مانتے۔

○ مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ تیز سماعت کے لوگوں کو بوٹوں کی چاپ سنائی دینا انوکھی بات نہیں ہے یاد رہے کہ سابق نگران وزیر اعظم مسٹر بلخ شیر مزاری نے کہا تھا کہ مجھے فوجی بوٹوں کی چاپ صاف سنائی دے رہی ہے۔

○ ایوان صدر اور وزیر اعظم ہاؤس میں ملک میں جاری محاذ آرائی کو شدید تر کرنے کا نیا کھیل شروع ہو گیا ہے صدر کے رفقاء انہیں یہ باور کرانے میں مصروف ہیں کہ ۲۹ جون کو پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں وزیر اعظم صدر کے خلاف مواخذہ کی تحریک منظور کرائیں گے جبکہ وزیر اعظم کو یہ کہا جا رہا ہے کہ صدر دوبارہ قومی اسمبلی توڑنا چاہتے ہیں۔ اس لئے مواخذے کی کارروائی شروع کی جائے۔ کیونکہ اس دوران اسمبلی توڑی نہیں جا سکتی۔

○ وائس آف جرمنی کا کہنا ہے کہ اگلے تین چار روز ہنگامہ خیز ہو سکتے ہیں۔ صدر کو یہ باور کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ موجودہ حالات میں وفاق کا انتظام چلانا ممکن نہیں رہا۔

○ بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے پیپلز پارٹی کے مسٹر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ ہو سکتا ہے حکومت پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں صدر کے خلاف مؤاخذے کی تحریک پیش کر دے لیکن یہ بات یقینی نہیں اور نہ ہی کوئی ایجنڈا سامنے آیا ہے۔

○ وزیر اعظم نے ماہی گیروں کو بھی پیلی کشتیاں دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ وزیر اعظم سے ۲۰ وفاقی وزراء نے مطالبہ کیا ہے کہ نئے گورنروں کی تقرری کے لئے صدر کو مشورہ دیں۔ وزیر اعظم نے یہ رائے ماہرین قانون کے حوالے کر دی ہے کہ کیا صدر اس مشورہ پر عمل کرنے کے پابند ہیں۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس کا مقصد صدر مملکت اور حکومت پنجاب کے لئے مشکلات کھڑی کرنا ہے۔ وفاقی حکومت سیاسی بحران کے بارے میں اہم اقدام کرنے والی ہے۔ بی بی سی کا کہنا ہے کہ صدر کے خلاف مؤاخذہ کی تحریک کامیاب نہیں ہو گی۔

بقیہ: صدا

اور ہدایت کو قبول کرنے کے لئے تیار رہتا ہے اسے تو اور زیادہ انعام ملتے ہیں۔ اور وہ کامیاب و مظفر و منصور ہوتا ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری کرتا ہے اور وہ کفر کرتا ہے تو اس سے وہ نعمتیں چھین لی جاتی ہیں۔"

(از خطبہ فرمودہ ۲۳ جنوری ۱۹۱۴ء)

خوشخبری
گروپ ٹریول
لندن جانے والے دوستوں کیلئے۔ کراچی سے لندن سے کراچی
کا ارزان ترین ٹکٹ حاصل کرنے کا بہترین موقعہ۔ ۱۰ جولائی تک بکنگ کروائیں
ان دوستوں کیلئے ۲ دن کا لندن سٹی ٹور کروایا جائے گا
آپ کی خدمت ۔ ہمارا نصب العین
تفصیلات اور رابطہ کیلئے:۔ لطیف الرحمان
رومی ٹریولز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
کمرہ نمبر 14-7-6 ہوٹل مڈ ایسٹ داؤد پوتا روڈ۔ کراچی کینٹ سٹیشن
فون ۵۲۲۳۰۱ ۔ ۵۱۵۱۶۱ ۵۲۲۲۶۵ ۵۱۵۲۰۹ ۔ ۵۲۹۶۲۴
فیکس ۵۶۸۱۸۹۲
IATA
GOVT. LICENCE NO. 1329

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد (چورنگی) کراچی
فون ۶۳۲۵۵۱۱
پروپرائیٹرز
میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE RS200/-
عورتوں کیلئے کورس
بانجھ پن کورس STERILITY COURSE RS 100/-
اٹھرا کورس ATHRA COURSE RS100/-
تفصیلی لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر رجبر ہومیو) کمپنی
رجسٹرڈ۔ ربوہ
فون:۔ ۶۰۶ ۔ ۷۷۱